۱۱۴۳ھ / ۱۷۳۱ء کے آخر میں بیت اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور ۱۱۴۴ھ / ۱۷۳۲ء میں ایک سال وہاں مقیم رہے ۔ اس اثنا میں دربارِ قدسی سے آپ پر فیوض و برکات کی بے انتہا بارش ہوئی ۔ سفرِ حرمین کے دوران میں مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کے نامور اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل کیا ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت سے واپسی پر شیخ ابراہیم بن الحسن المدنی سے حدیث مسلسل کی بھی سند و اجازت حاصل کی ۔ ۱۴ رجب ۱۱۴۵ھ / ۱۷۳۳ء میں بروز جمعہ وطنِ مالوف پہنچ کر دوبارہ والدِ ماجد کے مدرسۂ رحیمیہ میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا ۔ سفرِ حج سے قبل تقریباً انتیس سال کی عمر تک تصنیف و تالیف کی بجائے درس و تدریس ہی میں مصروف رہے ۔ اب آپ کا تمام وقت درس و تدریس ، ترویج کتب و سنت ، تلقین معارف و حقائق ، مطالعۂ کتب اور تصنیف و تالیف میں گزرتا تھا ۔

حجاز سے واپسی کے بعد تقریباً ۳۲ برس کی عمر میں آپ نے تجدید و احیائے دین کے کام کا آغاز کیا ۔ ابھی اصلاحی کام کو شروع کیے ہوئے بمشکل چار سال ہوئے ہوں گے کہ نادر شاہ کے حملے نے ہندوستان کو عموماً اور دار السلطنت دہلی کو خصوصاً زیر و زبر کر دیا ۔ اس دوران میں مسلمانوں کی بے حسی ، بے حمیتی اور بے غیرتی انتہا کو چھو رہی تھی ۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ نے اپنے مقصد کے حصول کے لیے کوئی عملی تحریک تو شروع نہ کی البتہ ایک طویل عرصے تک تعلیم و تربیت کے ذریعے لوگوں کے دلوں کا میل اور دماغوں کا زنگ اتارنے کا ارادہ کیا ۔

برصغیر میں عرصۂ دراز سے ہندی مسلمانوں کا یہ طریق کار چلا آ رہا تھا کہ وہ قرآن پاک کی تلاوت محض کاروباری برکت کے لیے کرتے یا پھر قرآن پاک کو قسمیں اٹھانے کے لیے استعمال کرتے ۔ ہندوستان کے مروجہ نصاب یعنی درسِ نظامیہ میں قرآن مجید اور اس کی تفسیر کو کوئی حیثیت حاصل نہیں تھی ۔ حدیث کے علوم کو بھی اہمیت نہیں دی جاتی تھی ۔ فقہ میں مذاہب اربعہ کی کھینچ تان اور باہمی تعصب کا دور دورہ تھا ۔ اجتہاد کا نام و نشان تک نہیں تھا ۔ عوام اوہام پرستی ، گمراہی اور تباہی و بربادی کے راستے پر گامزن تھے ۔

حجاز سے واپسی کے بعد شاہ صاحب کی سیاسی تحریک کا پہلا قدم قرآن پاک کا فارسی ترجمہ اور اس کی مختصر شرح تھی ، جس پر علمائے ہند کی برہمی ارادۂ قتل کی صورت میں آشکارا ہوئی ۔ شاہ ولی اللہ نے

اپنی دینی یا سیاسی تحریک کے لیے قرآن کریم کو مشعلِ راہ بنایا۔

قرآن پاک کا یہ ترجمہ لفظی و معنوی صحت اور احتیاط کے اعتبار سے اب تک بے مثال ہے۔ شاہ ولی اللہ نے علمِ تفسیر پر بھی بہت سی کتابیں تصنیف کیں، جن میں "الفوز الکبیر فی اصول التفسیر" بہت کارآمد اور مشہور کتاب ہے۔ اس تفسیر سے فہمِ قرآن میں جو الجھنیں اور رکاوٹیں تھیں، دور ہو گئیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے بعد علمِ حدیث کا ذوق و شوق بھی جاتا رہا تھا۔ شاہ ولی اللہ نے اس کو مسلمانوں کی اخلاقی و روحانی اصلاح کے لیے از سرِ نو زندہ کیا۔ شاہ صاحب نے سفرِ حجاز کے دوران میں جلیل القدر اساتذہ سے علومِ حدیث کی سند بھی حاصل کی۔ حدیثِ رسول اللہؐ آپ کی غذائے علمی تھی۔ ملفوظات میں شاہ عبدالعزیز فرماتے ہیں:

"علمِ حدیث از مدینہ آورد، پدرِ من وقتِ رخصت از مدینہ استاد خود عرض کرد داد خوش شد کہ ہر چہ خواندہ بودم فراموش کردم الا علم دین یعنی حدیث۔"[۵]

گویا آپ نے چودہ ماہ حرمین شریفین میں رہ کر سندِ حدیث حاصل فرمائی۔

ہندوستان میں شاہ ولی اللہ، ان کے جانشین اور تلامذہ وہ علما و فضلائے کرام ہیں، جن کے طفیل ہندوستان میں حدیث نے اتنا بلند مقام حاصل کیا کہ کوئی اسلامی ملک اس کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

شاہ ولی اللہ اپنے وصیت نامہ "وصیت ششم" میں طریق تعلیم دین کے تحت فرماتے ہیں کہ "جب طالب علم کو عربی زبان پر قدرت ہو جائے تو موطا بروایت یحییٰ بن یحییٰ مصمودی پڑھائی جائے۔ اسے کسی حال میں نہ چھوڑا جائے کہ یہ علمِ حدیث کی اصل و اساس ہے۔ اس کے پڑھنے میں بہت ہی فیض ہے۔"[۶]

حجاز سے واپس آ کر آپ نے مدرسہ رحیمیہ میں درس دینا شروع کیا اور طالب علموں کی کثیر تعداد

---

۵ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ملفوظات عزیزی، ص ۹۲۔ مطبع مجتبائی میرٹھ۔ ذی قعدہ ۱۳۱۴

۶ ابو السعد محمد اسمٰعیل گودھروی، وصیت نامہ۔ وصیت ششم۔ ص ۲۷۔ جامعہ پریس دہلی، ۱۹۳۲ء

کے باعث مدرسہ رحیمیہ کی وسعت تنگ ہوگئی۔ اس لیے محمد شاہ رنگیلے نے دہلی شہر میں ایک عالی شان حویلی دی، جس میں آپ نے دارالحدیث قائم کیا۔ اس میں ۱۲۷۴ھ / ۱۸۵۷ء تک تشنگان علم حدیث نبوی دور دراز سے جوق در جوق اپنی پیاس بجھانے آتے رہے۔ شاہ صاحب کے درس حدیث اور ان کی کتابوں سے ہندوستان میں ان کے منصب تجدید و احیائے اسلام کی تکمیل ہوئی اور یہی ان کا مقصدِ عظیم تھا۔ تفسیر و حدیث کے بعد شاہ صاحب نے مذاہبِ فقہ اور مسئلہ تقلید و اجتہاد میں ایک معقول اور متوسط طریق اختیار کیا۔ انھوں نے چاروں مذاہبِ فقہ کے اختلافات کی بنیاد کو واضح کرنے کے لیے ایک کتاب "انصاف فی بیان سبب الاختلاف" لکھی۔ شاہ صاحب مذاہبِ اربعہ میں کوئی فرق نہیں کرتے۔ انھوں نے نہ جانب داری سے کام لیا اور نہ دوسرے مذاہبِ فقہ پر نکتہ چینی کی۔ اپنی تصنیف "تفہیماتِ الٰہیہ" میں لکھتے ہیں کہ "ابو حنیفہ اور شافعی کے مذاہب زیادہ مشہور ہیں اور مسلمانوں میں زیادہ پیرو بھی ان ہی کے پائے جاتے ہیں۔ کتابیں بھی ان ہی کی زیادہ ہیں۔ فقہا، محدثین، مفسرین، متکلمین و صوفیا زیادہ تر مذہب شافعی کے پیرو ہیں اور حکومتیں اور عام لوگ زیادہ تر مذہبِ حنفی پر قائم ہیں۔ اس وقت جو امرِ حق ملاءِ اعلیٰ کے علوم سے مطابقت رکھتا ہے، وہ یہ ہے کہ ان دونوں مذہبوں کو یک جا کر دیا جائے۔ دونوں کے مسائل کو دواوینِ حدیث سے مقابلہ کرکے دیکھا جائے جو اُن کے موافق ہوں، ان کو باقی رکھا جائے اور جس کی کوئی اصل نہ ملے، اس کو ساقط کر دیا جائے۔ پھر جو چیزیں تنقید کے بعد ثابت نکلیں اور دونوں مذہبوں میں متفق علیہ ہوں، ان کو مضبوطی سے پکڑ لیا جائے اور اگر ان دونوں کے درمیان اختلاف ہو تو مسئلے میں دونوں قول تسلیم کر لیے جائیں اور دونوں پر عمل کرنا صحیح قرار دیا جائے۔"[۶]

ان علوم کی ترویج و اشاعت کے علاوہ شاہ صاحب نے اپنے اس نصب العین کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک مرکزی جماعت بنائی۔ اس جماعت کے افراد مولانا محمد عاشق پھلتی، مولوی نور اللہ بڈھانوی اور مولانا محمد امین کشمیری وغیرہم تھے۔ یہ جماعت صوفیا و علما اور امرا و رؤسا کے حلقوں میں رشد و ہدایت اور تعلیم کے ذریعے انقلابی تحریک کی اشاعت کرتی رہی۔

۶؎ شاہ ولی اللہ، تفہیماتِ الٰہیہ۔ جلد اوّل۔ ص ۲۷۹، ۲۸۰۔ مطبع نجبت بوڈ حیدرآباد ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء

شاہ صاحب بیک وقت مفسر، محدث، فقیہ، مجتہد، متکلم اور صوفی تھے۔ انھوں نے اصولِ عقائد، علم منطق، علم معانی، علم ہندسہ و حساب اور علم ہیئت کا بنظرِ غائر مطالعہ کیا تھا۔ انھوں نے درس و تدریس اور تصانیف سے ہندوستان میں علوم و معارف کے دریا بہا دیے۔ آپ سے بے شمار ملکی اور غیر ملکی حضرات نے استفادہ کیا۔ آپ کی فراوانیِ علم کے بارے میں نواب صدیق حسن خاں مرحوم فرماتے ہیں کہ :

" انصاف این است کہ اگر وجودِ او در صدرِ اوّل و زمانہ ماضی می بود امام الائمہ و تاج المجتہدین شمردہ می شد "[۸]

شاہ صاحب نے اپنی زندگی میں اپنے فرائض منصبی کو نہایت آزادی، مستعدی اور جواں مردی سے انجام دیا۔ آپ نے عزم صمیم کر لیا تھا کہ سرزمینِ ہند میں کتاب و سنت کا ایسا مضبوط علم گاڑ دیا جائے جو کبھی سرنگوں نہ ہونے پائے اور آپ اپنے اس بنیادی مقصد میں کامیاب رہے۔ اس کی تائید میں شیخ محمد اکرام رقم طراز ہیں :

" ہم شاہ صاحب کو محض کم ہمتی اور تقلید پسندی سے امام نہیں کہتے ورنہ جہاں تک علمی تبحر، دماغی قابلیت، مجتہدانہ نظر، سلیم الخیالی اور اشاعت کتاب و سنت کے سلسلے میں عظیم الشان قومی اور مذہبی خدمات کا تعلق ہے، دنیائے اسلام میں بہت ہی کم بزرگ ہوں گے، جن سے آپ پیچھے رہے ہیں۔ آپ نے بیسیوں کتابیں لکھیں۔ تفسیر، حدیث، تصوف، فقہ، تاریخ، علم الکلام غرضیکہ علومِ اسلامی کی کوئی شاخ نہیں، جسے آپ نے سیراب نہ کیا ہو اور اللہ کا فضل ایسا شاملِ حال تھا کہ جس چیز کو ہاتھ لگاتے کندن ہو جاتی "[۹]

تاریخ اسلام میں بہت کم ہستیاں آپ کے پایہ کی گزری ہیں اور ہندوستان میں تو خصوصاً اس مرتبے کا آدمی کوئی ہوا ہی نہیں۔ نواب صدیق حسن خاں فرماتے ہیں :

" نعمت عظمیٰ برین صفت آنست کہ او را خلعت فاتحیت دادند و فتح دورۂ بانپسین بردست

---

۸ نواب صدیق حسن خاں، اتحاف النبلاء - ص ۴۳۰ - مطبع نظامی واقع کانپور طبع اوّل ۱۲۸۰ھ

۹ شیخ محمد اکرام، رود کوثر - ص ۵۵۱ - ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ کلب روڈ لاہور - طبع ششم

دیے کر دندے[۱۰]

شاہ صاحب کے عہد میں مغلیہ حکومت کے اقتدار کی جڑیں کمزور ہو کر اکھڑتی جا رہی تھیں۔ غیر اسلامی طور طریقوں کو اپنانے، عیش و عشرت کی شمعیں روشن رکھنے اور قومی و ملی وجود کے احساس سے بے گانہ رہنے کے باعث حاکم و محکوم طبقے کے لوگ حد درجہ کمزور، کھوکھلے اور آرام طلب ہو گئے تھے۔ ان حالات میں شاہ صاحب مسلمانوں کی طرف اژدہوں کی طرح بڑھنے والے گوناگوں خطرات کا الارم دے کر انھیں خبردار کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ جیسا کہ آپ کے شعر سے واضح ہوتا ہے:

"کان نجوماً او مضت فی الغیاھب   عیون الأفاعی او رؤس العقارب"[۱۱]

لیکن اس کے باوجود مسلمان قوم اپنی کاہلی اور سستی کے باعث خوابِ خرگوش کے مزے لیتی رہی اور شاہ صاحب مسلمانوں کے دینی و مذہبی وجود کے تحفظ کے لیے اپنا عمدہ اور ٹھوس کام سرانجام دے گئے۔ شاہ صاحب نے سیاسی انحطاط و زوال کے بدترین دور میں دینی علوم کی جس طرح تبلیغ و اشاعت کی، یہ ہندوستان کے مسلمانوں پر خصوصاً اور باقی دنیا کے مسلمانوں پر عموماً شاہ صاحب کا احسان ہے۔ صاحبِ اتحاف النبلا شاہ صاحب کے علم و فضل اور اشاعتِ حدیث کی تعریف میں ان الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں:

"جناب شاہ ولی اللہ کا علومِ متداولہ میں وہ پایہ تھا، جس کا شمہ بھی بیان کرنے سے انسانی طاقت محض عاجز ہے۔ آپ فنونِ عقلیہ میں وہ دست گاہ رکھتے تھے جس کا عشرِ عشیر بھی دوسروں کو نصیب نہ تھا۔ قطع نظر ان تمام علوم کے حدیث میں اپنے تمام ہم عصروں سے امتیازیہ قوت رکھتے تھے اور اس علم میں مقتدائے وقت اور فریدِ عصر شمار کیے جاتے تھے۔ آپ کی تقریر میں اس بلا کا جادو تھا کہ مخالف و موافق پر اس کا بڑا اثر پڑتا تھا۔ ابتدائی زمانے سے اگرچہ آپ کے فضل و کمال کے جھنڈے ایک عالم میں گڑ چکے تھے اور آپ کے نام کا امتیازی پھریرا ہندوستان سے لے کر عرب و عجم تک لہرا رہا تھا لیکن جب آپ عرب کے مقدس و مبارک سفر سے واپس تشریف لائے اور علمِ حدیث کی اور بھی

---

[۱۰] نواب صدیق حسن خاں، اتحاف النبلاء۔ ص ۴۲۹

[۱۱] شاہ ولی اللہ، اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم۔ ص ۲۔ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۰۸ھ

اشاعت کی تو آپ اپنی مقبولیت کے سبب سے واقعی ہر دل عزیز ہو گئے اور اعزاز و اقتدار کا آفتاب پوری تابانی کے ساتھ چمکنے لگا۔ حقیقت میں جناب شاہ ولی اللہ کی درس گاہ اس وقت علوم حدیث و تفسیر کا مخزن اور حنفی فقہ کا سرچشمہ تھی۔ اس مقدس اور بلند پایہ علم کی خدمت جس قدر آپ سے وجود پذیر ہوئی، فی الواقع ہندوستان میں کوئی شخص اس کا دعوے دار نہیں بن سکتا۔ عمل بالحدیث کا بیج ہندوستان کی بنجر اور ناقابل کاشت زمین میں آپ کے والد بزرگوار جناب شیخ عبدالرحیم صاحب نے ڈالا اور آپ نے اپنی ان تھک کوششوں سے اسے یہاں تک سینچا کہ چند ہی روز میں اس کا پودا اُگا اور سرسبز و شاداب ہو کر لہلہانے لگا اور اس کے پھل پھول سے لوگ جھولیاں بھر بھر کر لے جانے لگے۔ اسے ہندوستان کی بڑی خوش نصیبی کہنا چاہیے کہ جہاں علم حدیث کا نام و نشان تک زبان پر نہ لیا جاتا تھا، آج اس کے گلی گلی اور کوچہ کوچہ میں علم حدیث کے آوازے سنے جاتے ہیں۔"[۱۲]

شیوخ حرم بھی موصوف کی فہم و فراست، شرح حدیث، معانی حدیث اور توضیح مطالب کے قائل تھے۔ چنانچہ شیخ ابوطاہر کردی موصوف کے متعلق فرماتے تھے:

"انه يسنعني اللفظ وكنت اصحح منه المعنى"[۱۳]

اگرچہ اس جلیل القدر اور محترم خاندان کے ہر فرد کی خوش بیانی، برجستہ گوئی اور فصاحت و بلاغت کا ہر شخص اعتراف کرتا ہے لیکن شاہ ولی اللہ کا مقام ان سب سے بلند تر ہے، کیوں کہ آپ ان تمام صفات میں غیر معمولی حیثیت کے حامل تھے۔ برصغیر پاک و ہند میں علوم اسلامیہ کی تاریخ میں ان کا کوئی ثانی و ہمسر نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سید عبدالحی لکھنوی شاہ صاحب کے حالات کا آغاز ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"الشيخ الامام الهمام، حجة الله بين الانام، امام الأئمة، قدوة الامة، علامة العلماء وارث الانبياء، آخر المجتهدين، اوحد علماء الدين، زعيم المتضلعين بحمل اعباء الشرع المتين، محي السنة ومن عظمة الله به علينا المنة شيخ الاسلام قطب الدين احمد ولي الله بن عبدالرحيم بن وجيه الدين العمري الدهلوي۔"[۱۴]

---

[۱۲] نواب صدیق حسن خاں، اتحاف النبلا۔ ص ۴۱۷ - ۴۳۰ -

[۱۳] سید عبدالحی لکھنوی، نزہۃ الخواطر۔ جلد ۶، ص ۴۰۴ - دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن - ۱۳۷۸ھ/ ۱۹۵۹ء۔

[۱۴] ایضاً، ص ۴۰۶

شاہ صاحب انشا پردازی اور تقریر و بیان میں بھی یکتائے روزگار تھے۔ آپ کی بلند پایہ کتب، مکاتیب و خطوط اور علمی مناظروں سے آپ کی انشا پردازی کا پتا چلتا ہے۔ تقریر و بیان میں بلا کا جادو تھا۔ بڑے بڑے مناظروں اور علمی مجلسوں میں ان کی فصاحت و بلاغت سے موافق و مخالف عش عش کر اٹھے۔ شعر و شاعری میں بھی دلچسپی تھی۔ عربی میں آپ کے قصائد اور فارسی میں بعض غزلیں اور رباعیاں موجود ہیں۔ فارسی میں آپ اپنا تخلص امین فرماتے تھے۔ گویا شاہ صاحب کو تمام علوم دینی و دنیوی پر عبور حاصل تھا۔

شاہ ولی اللہ بہت سی عظیم الشان اور اہم علمی کتابوں کے مصنف ہیں۔ انھوں نے ایک سو سے زائد کتابیں تصنیف کیں، جو زمانے کی دست بُرد سے محفوظ نہ رہ سکیں بلکہ بعض کتابوں کا تو نام و نشان بھی مٹا دیا گیا۔ ان میں چھوٹی بڑی کتابوں کی تعداد اکاون (۵۱) کے قریب ہے، جن میں سے نصف کتابیں دستیاب ہیں اور باقی ابھی تک نادر اور نایاب ہیں۔ بعض اربابِ تحقیق کے مطابق کچھ ظالموں نے نہ صرف کتابیں لکھ کر شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان سے منسوب کر کے شائع کیں بلکہ ان کی کتابوں کی عبارتوں کو بھی بدل دیا۔ یوں تو آپ کی تمام تصنیفات بلند پایہ ہیں لیکن ان میں سے سب سے زیادہ مشہور "حجۃ اللہ البالغہ" ہے۔ آپ کی متعدد تصنیفات تفسیر، حدیث، اسرارِ شریعت، تصوف، سیر، عقائد اور مناظرہ میں چھپ چکی ہیں۔

شاہ صاحب کی ہر تصنیف اپنی مثال آپ ہے۔ ظلمت اور تاریکی کے اس دور میں شاہ صاحب اپنے مقصدِ اعلیٰ کو سرانجام دینے کے سلسلے میں ایک مکمل لائحہ عمل مرتب کر گئے۔ اس کے بعد کوئی انقلابی قدم اٹھانا آپ کے بعد میں آنے والوں کا کام تھا، جسے آپ کے صلبی پوتے مولانا شاہ اسمٰعیل شہید اور دوسرے روحانی پوتے سید احمد شہید نے مناسب وقت پر سرانجام دیا۔

موت ہر چھوٹے بڑے کے لیے مقدر ہے، افسوس ہے شاہ صاحب ۱۱۷۶ھ / ۱۷۶۲ء میں خفیف سی علالت کے بعد سفرِ آخرت اختیار کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ شاہ جہان آباد سے جنوب میں پرانی دلی میں مہندیوں کے اندر اپنے والد شیخ عبدالرحیم کے پہلو میں راحت فرما ہوئے۔ اس خاندان کے ہر فرد کے آفتابِ علم حدیث ہونے کے باعث یہ قبرستان "محدثین کے قبرستان" کے نام سے بھی مشہور ہے۔

شاہ صاحب کی پوری عمر کے بارے میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ حیاتِ ولی کے مصنف نے یہ لکھا ہے کہ جناب شاہ صاحب عمر کے تریسٹھ برس طے کر چکے تو چند روز خفیف سی بیماری میں مبتلا ہو کر ۱۱۷۶ھ میں عازم سفرِ آخرت ہوئے[۱۵] لیکن اس کے برعکس ملفوظاتِ عزیزیہ کے جامع نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا یہ قول نقل کیا ہے:

"عمر شریف یعنی شصت یک سال و چہار ماہ شد چہارم شوال تولد گشت۔ در بست نہم محرم وفات یافت، تاریخ تولد شاہ ولی اللہ چہارم شوال و چہار شنبہ ۱۱۱۴ ہجری بود، تاریخ وفات او بود امام اعظم دین دیگر ہائے دل روزگار رفت بست نہم محرم وقت ظہر"[۱۶]

اگرچہ سن ولادت و وفات میں کوئی اختلاف موجود نہیں لیکن حیاتِ ولی میں آپ کی عمر تریسٹھ برس لکھی گئی ہے۔ جبکہ آپ کے فرزند گرامی نے آپ کی عمر اکسٹھ برس اور چار ماہ لکھی ہے اور یہی صحیح ترین معلوم ہوتا ہے۔

خداوند کریم نے آپ کو چار مایہ ناز فرزند عطا فرمائے تھے جو ہر لحاظ سے آپ کے صحیح جانشین ثابت ہوئے۔ (۱) شاہ عبدالعزیز (۲) شاہ رفیع الدین (۳) شاہ عبدالغنی (۴) شاہ عبدالقادر، شاہ ولی اللہ کے ایک اور بیٹے شاہ محمد دہلوی بھی تھے جو چاروں بھائیوں سے مختلف البطن اور سب سے بڑے اخیافی بھائی تھے۔ ان کا ذکر مولوی محسن بن یحییٰ الترہتی نے الیانع الجنی میں اس طرح کیا ہے۔

وکان لعبد العزیز اخ اقدم منه سنا اسمه محمد وکان اخا لابیه اخذ عن ابیه وهو ایضا قدیم الوفاة رحمهم الله تعالیٰ[۱۷]

شاہ ولی اللہ صاحب کا پہلا عقد شیخ عبیداللہ صاحب پھلتی کی صاحب زادی فاطمہ کے ساتھ چودہ سال کی عمر میں ہوا تھا۔ ان سے ایک صاحب زادے شیخ محمد عاشق صاحب ہوئے۔ اس لیے شاہ محمد کی وجہ سے بعض مقامات پر شاہ ولی اللہ اپنی کنیت "ابو محمد" لکھتے ہیں۔ چنانچہ "الارشاد

---

[۱۵] رحیم بخش دہلوی، حیات ولی، ص ۵۸۴۔ دین محمدی پریس مارچ ۱۹۵۵

[۱۶] شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، ملفوظات عزیزی۔ ص ۴۰

[۱۷] مولوی محسن بن یحییٰ الترہتی، الیانع الجنی۔ ص ۷۶۔ جید پریس دہلی، ۱۳۴۹ھ

الی مہمات الاسناد (در مطبع احمدی دہلی) کے سرورق پر شاہ ولی اللہ کی کنیت "ابو محمد" درج ہے اور اس کتاب میں اس بات کو ان الفاظ میں واضح کر دیا گیا ہے۔

ولہٗ ولد قبل مولانا عبدالعزیز مسمی بمحمد فکنی بابی محمد۔"[۵۸]

---

۵۸ شاہ ولی اللہ، الارشاد الی مہمات الاسناد۔ ص ۲۔ مطبع احمدی۔ سن ندارد

تعلیماتِ غزالی

مولانا محمد حنیف ندوی

فقہ و قانون کی پابندیوں میں اگر احکام و مسائل کی اصل روح مفقود ہو جائے تو یہ پابندیاں تہذیب و تمدن کے لیے طوق و زنجیر بن جاتی ہیں۔ ٹھیک اسی طرح اگر روح و معنی فقہ و قانون کی پابندیوں کو گوارا کرنا چھوڑ دے تو اس سے دینی انارکی پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ غزالی کی چشمِ بصیرت نے سب سے پہلے اس خطرے کو محسوس کیا اور احیاء العلوم میں تفصیل کے ساتھ فقہ و تصوف میں رشتہ و تعلق کی جو نوعیت ہے، اس کو واضح کرنے کی کامیاب کوشش کی۔

تعلیماتِ غزالی میں احیا کے ان ابواب کا سلیس اور شگفتہ ترجمہ ہے جن میں کہ غزالی نے ہر ہر فقہی مسئلے کی روح اور حکمت بیان کی ہے۔ کتاب کے مقدمے میں فاضل مترجم نے مسئلہ تصوف کے جملہ اہم نکات کے بارے میں گراں قدر تشریحات پیش کی ہیں۔ تصوف کیا ہے؟ اسلامی نقطۂ نظر سے تصوف کے کیا معنی ہیں؟ اس کی اصطلاحیں کن معانی اور مطالب کو اپنی آغوش میں لیے ہوئے ہیں؟ اس کتاب میں ان تمام سوالات کا آپ کو تسلی بخش جواب ملے گا۔

صفحات ۵۷۲ قیمت ...۔۴۰ روپے

ملنے کا پتا: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور

ڈاکٹر خواجہ حمید یزدانی

خوابوں کی تعبیر — بحوالہ "بحر الفوائد"

بحر الفوائد فارسی کی ایک دلچسپ، معلومات افزا اور دائرۃ المعارف کے انداز کی کتاب ہے جو چھٹی صدی ہجری / بارھویں صدی عیسوی میں شام میں لکھی گئی۔ اس لحاظ سے یہ غالباً پہلی فارسی کتاب ہے جو شام میں تصنیف ہوئی۔ اس میں بیسیوں موضوعات کو لیا گیا ہے اور ہر ہر مقام پر اسے دلچسپ اور پُر تاثیر بنانے کے لیے کہیں قصے کہانیوں، بزرگوں کے اقوال سے اور کہیں احادیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کیا گیا ہے اور یہ بات مصنف کے کثیر المطالعہ ہونے کی دلیل ہے۔ اس کے موضوعات میں جہاد، حکمت، اخلاق، اوراد، طلب حلال، معالجۂ ذنوب، محاسن شریعت، نوادر علما، اثبات النبوۃ اور تعبیر رؤیا وغیرہ شامل ہیں۔ افسوس کہ اس عمدہ اور دلچسپ کتاب کے مصنف کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ یہ کتاب اب ایران میں شائع ہو چکی ہے۔ محمد تقی دانش پژوہ نے اسے مرتب کر کے ۱۳۴۵ شمسی میں تہران سے شائع کیا۔ دانش پژوہ کا کہنا ہے کہ اس کے مباحث کی تعداد امام غزالی کی کتاب کیمیائے سعادت کے مباحث سے زیادہ ہے اور یہ کہ مصنف نے اس ضمن میں کیمیائے سعادت سے کوئی استفادہ نہیں کیا۔

جیسا کہ پہلے بیان ہوا، فاضل مصنف نے اپنی بات کو دلچسپ اور مؤثر بنانے کے لیے فلسفیانہ چکروں میں الجھنے کی بجائے چھوٹی چھوٹی کہانیوں یا اقوال سے استفادہ کیا ہے جس کے سبب اس کا قاری کہیں بھی تھکن یا بوریت محسوس نہیں کرتا۔

کتاب خاصی ضخیم ہے اور اس لائق ہے کہ اس کا ترجمہ شائع ہو۔ راقم اس کتاب کا بہت سا حصہ، بفضلہ تعالیٰ اردو میں ڈھال چکا ہے۔ یہاں اس کے ایک باب کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو تعبیر خواب سے متعلق ہے۔ اس میں مصنف نے اکثر جگہ اختصار سے کام لیا ہے۔ مثلاً وہ یہ نہیں کہتا کہ اگر خواب میں فلاں چیز دیکھی جائے تو اس کی تعبیر یہ ہوگی بلکہ صرف اتنا لکھتا ہے، شیر دشمن ہے۔ تاہم راقم نے کہیں کہیں ایسی عبارات کو واضح کر دیا ہے۔ یہ حصہ آٹھ ابواب پر مشتمل ہے —

(۱) خوابوں کے عجائب (۲) خدا اور رسولؐ کو (خواب میں) دیکھنے کی تعبیر (۳) اعضائے آدمی کی تعبیر (۴) شادی کی تعبیر (۵) درختوں اور پودوں وغیرہ کی تعبیر (۶) اونٹ اور خچر کی تعبیر (۷) بُرے خواب کی تعبیر (۸) گزشتہ لوگوں کے خواب

ابتدائیہ : اس میں کیا حکمت ہے کہ اچھا اور بھلائی کا خواب تو دیر سے عملی صورت اختیار کرتا ہے لیکن شر اور مصیبت سے متعلق خواب کی تعبیر جلد عمل میں آجاتی ہے۔ اس کا جواب (بزرگوں نے یہ) دیا کہ : خدائے بزرگ و برتر غفور اور رحیم ہے ۔ وہ اپنے بندوں کی خوشی اور رحمت کو عزیز رکھتا ہے۔ اچھا خواب ایک وعدہ ہے اور خوشی کا وعدہ ہے۔ اس لیے کہ جب کسی سے اس بات کا وعدہ کیا جاتا ہے کہ کل اسے خلعت سے نوازا جائے گا تو وہ خوش ہو جاتا ہے اور خدا اپنے بندے کو خوشی کے انتظار میں رکھتا ہے۔ کبھی تو خوشی کے وعدے سے اور کبھی خوشی کی حقیقت سے (یعنی اسے عملی جامہ پہنا کر) ۔ اب رہا بُرا خواب تو وہ تو سراسر رنج و بلا ہے، اور خدا تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کے بندے مسلسل عذاب میں رہیں، اس لیے اس (بُرے خواب) کو جلد عملی صورت دیتا ہے تاکہ بندے غم سے جلد نجات پا جائیں ۔ واللہ اعلم ۔

خوابوں کے عجائب

سلمان فارسی نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں ہاتھ اور پاؤں بندھے ہوئے ہیں ۔ انھوں نے اس کا ذکر حضرت ابوبکر سے کیا ۔ وہ بولے : اللہ اکبر، قیامت تک کے لیے میرے ہاتھ اور پاؤں شر اور بدی سے باندھ (محفوظ کر) دیے گئے ہیں ۔

کسی شخص نے ابن سیرین سے کہا : ایک آدمی نے خواب میں دیکھا کہ وہ علما کے منبر پر چڑھ کر خطبہ دے رہا ہے ۔ انھوں نے جواب دیا : اگر اس میں بادشاہی کی اہلیت ہے تو وہ پا لے گا ، اور اگر وہ اس اہلیت سے عاری ہے تو اسے درخت سے لٹکا دیا جائے گا ۔

ایک آدمی نے ابن سیرین سے (اس خواب کی تعبیر پوچھی کہ) میں نے نماز کی اذان دی ہے ۔ انھوں نے بتایا کہ تو حج کرے گا ۔ ایک دوسرے آدمی نے بالکل ایسا ہی خواب دیکھنے کا دعویٰ کیا تو انھوں نے اسے بتایا کہ تیرے دونوں ہاتھ کاٹ دیے جائیں گے ۔ شاگردوں نے (حیران ہو کر) پوچھا کہ ایک ہی خواب کی دو تعبیریں ؟ عجیب بات ہے ۔ انھوں نے اس کا جواب اثبات میں

نے ہوئے فرمایا کہ یہ دونوں باتیں میں نے قرآن کریم کی رو سے کی ہیں ۔ پہلا شخص نیک جبیں تھا اس
ہیں نے یہ تعبیر کی " واذن فی الناس بالحج ... (اور لوگوں میں حج کے فرض ہونے کا اعلان کردو،
ے تمھارے پاس چلے آئیں گے ۔) ، جب کہ دوسرے آدمی میں میں نے برائی کی علامت دیکھی،
، لیے میں نے اس آیتِ قرآنی سے اس کی تاویل کی ؛ " فاذن مؤذن ... (ایک پکارنے
لے نے پکارا اے قافلے والو ! بیشک تم چور ہو) ۔

اعشی ہمدانی ایک شاعر تھا۔ کسی نے خواب میں اُسے جَو کے بدلے گندم بیچتے دیکھا۔ شعبی
، اس کی تعبیر یوں کی کہ اس نے قرآن وحدیث دے کر شاعری لے لی ہے ۔ عمار جہنی نے
ب میں دیکھا کہ اس کا گھر سانپوں سے بھرا پڑا ہے ۔ اس نے ابنِ سیرین سے اس کی تعبیر
ہی ۔ انھوں نے کہا : خدا سے ڈر ۔ مسلمانوں کے ساتھ دشمنی نہ کر ۔

حسن بصری نے خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہے اور لوگوں کو دوزخ کی طرف ہانکا
ہا ہے ۔ دو فرشتوں نے میرے (حسن بصری کے) بازو پکڑ رکھے ہیں اور وہ مجھے دوزخ
طرف لے جا رہے ہیں ۔ اتنے میں حکم ہوا کہ اسے واپس لے جاؤ کہ یہ جمعے کی نماز باقاعدگی
پڑھا کرتا تھا ۔ حسن کہتے ہیں کہ میں جب نیند سے بیدار ہوا تو ایک ماہ تک میرے ہاتھ
تے رہے ۔

خضر کی ایک آنکھ بند ہوگئی ۔ کچھ عرصے کے بعد وہ آنکھ ٹھیک ہوگئی ۔ ان سے اس کا
ب پوچھا گیا ۔ بولے ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص مجھ سے کہہ رہا ہے : اگر تو
ا ہے کہ تیری آنکھ ٹھیک ہو جائے تو یہ دعا پڑھ ، چنانچہ میں نے اس کی بتائی ہوئی یہ دعا پڑھی :
یب یا سمیع ، یا مجیب الدعاء یا لطیفا لما یشاء ، ارددالی بصری " خدائے بزرگ وبرتر
میری آنکھ کو صحت عطا کر دی ۔

کسائی مقری (قاری قرآن کریم) کو کسی نے خواب میں دیکھا ، اس سے پوچھا کہ خدا نے تیرے
ر کیا سلوک کیا ۔ اس نے جواب دیا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کی خاطر اور اس کی شفاعت کی بدولت
بخش دیا ۔

حکایت : کسی شخص نے عبداللہ زاہد شمالی سے ، کہ حالتِ مرگ میں تھا ، کہا : اگر تجھ سے

ممکن ہو سکے تو ہمیں اس دنیا کی خبر دینا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو ایک مدت کے بعد اُسی شخص نے اسے خواب میں یہ کہتے سنا: معاملہ ہمارے خیال کے برعکس آسان نکلا۔ خدا غفور و رحیم ہے، اس نے میرے گناہ معاف فرما دیے اور میرے جرم سبھی بخش دیے۔ البتہ جو شخص ظلم و ستم میں بہت بدنام ہو، اس کے لیے اس کی رحمت کا کچھ حصہ نہیں ہے۔

حکایت: امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قاضی کو شام کی طرف بھیجا۔ وہ آدھے راستے ہی سے لوٹ آیا۔ حضرت عمر نے اس سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے جواب دیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ سورج اور چاند باہم برسرپیکار ہیں، اور ستاروں میں سے کچھ سورج کے ساتھ ہیں اور کچھ چاند کے ساتھ۔ انھوں نے اس سے پوچھا: تو کس کے ساتھ تھا؟ اس نے جواب دیا چاند کے ساتھ۔ حضرت عمرؓ نے اس سے کہا: جا تو گھر جا بیٹھ، تو میری حکومت کے عمل کے لائق نہیں ہے، کیوں کہ تو حق کے ساتھ نہیں تھا بلکہ انتہائی کمزور سے وابستہ تھا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ شخص (قاضی) فتنۂ صفین میں مارا گیا۔

ایک آدمی نے ابنِ سیرین سے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں دو ٹونٹیوں والے آفتابے سے پانی پی رہا ہوں۔ ایک کا پانی میٹھا ہے اور دوسری کا کھارا۔ انھوں نے جواب میں کہا: خدا سے ڈر کہ تیری بیوی ہے اور تو اس کی بہن سے بھی صحبت رکھے ہوئے ہے۔ اس آدمی نے اقرار کیا کہ معاملہ ایسا ہی ہے۔

کسی شخص نے خواب میں دیکھا کہ اس نے اپنا پاؤں ایک چوہے کے سر پر رکھ دیا ہے۔ چوہے کے پیٹ سے ایک کھجور باہر نکل آئی اور وہ (چوہا) چھلانگ لگا گیا۔ اس کی تعبیر اسے یہ بتائی گئی کہ تیری ایک نابکار بیوی ہے جس کے شکم میں کسی غیر کا بچہ ہے۔

ایک شخص کا کہنا ہے کہ میں نے خواب میں ایک کوتاہ قد اور سیاہ رو عورت سے شادی کی ہے۔ اس کی تعبیر معبّر نے یہ بتائی کہ چہرے کی سیاہی اس کا مال دار ہونا ہے اور کوتاہی (قد) اس کی عمر ہے۔

کسی دوسرے شخص نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میں انڈے کی سفیدی تو لے رہا ہوں اور زردی ایک طرف پھینک رہا ہوں۔ معبر نے اس کی یہ تعبیر کی کہ تو ایک کفن چور ہے یعنی گور کھنگاف ہے۔ کفن چرا کر تو مردوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ واللہ اعلم۔

خدا اور رسولؐ کو دیکھنے کی تعبیر

کسی شہر یا ملک میں اگر کوئی شخص خواب میں خدائے بزرگ و برتر کو دیکھتا ہے تو اس شہر یا ملک میں عدل و انصاف، امن اور خوشحالی کا دور دورہ ہوگا۔" لان اللہ ھو الحق المبین" (بے شک اللہ تعالیٰ ایک روشن حقیقت ہے)۔ اگر کوئی شخص یہ دیکھے کہ خدا تعالیٰ اس کی طرف دیکھ رہا ہے تو سمجھے کہ اس پر وہ رحمت فرمائے گا۔ اگر خواب میں یہ دیکھے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہیں دیکھ رہا تو یہ شخص گناہ گار ہے، اسے توبہ کرنی چاہیے۔ اور اگر کوئی یہ دیکھے کہ خدا نے اسے مالِ دنیا سے کچھ دیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسے رنج و غم ملا ہے۔

ثابت بن حسن بن سہل نے خواب میں دیکھا کہ کوئی شخص اس سے کہہ رہا ہے : تیرا خدا تجھے بلاتا ہے۔ اسی سال اس نے زادِ راہ تیار کیا اور حج پر روانہ ہو گیا لیکن راستے ہی میں موت نے اسے آلیا۔

بصرے میں کوئی عشار (عشر لینے والا) تھا۔ اتفاق سے وہ بیمار پڑ گیا۔ اس نے خواب میں کسی شخص کو کہتے سنا کہ غریبوں پر رحمت کرنے والا فرماتا ہے : میں تجھ سے بیزار ہوں اور تو مجھ سے بیزار ہے۔

اگر کوئی شخص پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو خواب میں دیکھے تو اسے غموں سے نجات مل جائے گی۔ اگر کسی شہر میں دیکھے تو وہاں خوشحالی ہوگی۔ اور اگر کوئی شخص یہ دیکھے کہ وہ پیغمبر ہو گیا ہے تو دنیا کی سختیاں اس پر وارد ہوں گی، تاہم عاقبت اس کی بخیر ہوگی۔

اگر کوئی شخص خواب میں خود سلطان یا بادشاہ بنتا دیکھے تو اسے دولت و سلطنت تو ملے گی لیکن اس کا دین ناقص ہو جائے گا۔

خواب میں فرشتوں کو دیکھنا راحت و فرحت کی علامت ہے۔

قیامت کا دیکھنا اس جگہ یا مقام پر عدل و انصاف اور خوشحالی کے ظاہر ہونے کی علامت ہے۔ خود کو بہشت میں داخل ہوتے دیکھنا خیر و آشتی کے ساتھ خوشی ملنے کی علامت ہے۔

خواب میں کوئی پھل کھانا راحت و دولت کی علامت ہے۔ اگر کوئی یہ دیکھے کہ وہ آسمان پر گیا ہے تو اسے عزت و عظمت حاصل ہوگی۔

خواب میں کعبہ کا دیکھنا خلیفۂ وقت بننے کی علامت ہے۔ اگر کوئی یہ دیکھے کہ اس نے قبلے سے منہ موڑ لیا ہے تو یہ سنتِ مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے روگردانی ہوگی۔ خواب میں یہ دیکھنا کہ کعبے کا راستہ میں مل رہا، دین میں حیرت کی علامت ہوگی۔

اگر کوئی یہ دیکھے کہ وہ آگ کی پوجا کر رہا ہے تو وہ شخص یا تو سلطان کی خدمت کر کے خدا کو زار پہنچائے گا یا پھر وہ حرام کا طالب ہوگا۔

قرآن پڑھتے دیکھنا حکمت و دانش کی علامت ہے۔ نماز کی اذان دینا حج کرنے کی علامت ہے۔ اگر کوئی شخص (خواب میں) خود کو قاضی بنتا دیکھے، تو اگر وہ اس کی اہلیت نہیں رکھتا ورنہ مسافر ہے تو وہ راہزنوں کا شکار ہوگا، اگر مسافر نہیں تو لوگوں کو تکلیف و اذیت دینے میں "مشہور" ہوگا اور اپنی ولایت (شہر) کا امام بنے گا۔

اگر کوئی دیکھے کہ سلطان یا امام کسی شہر کو گئے ہیں تو اس شہر کے لوگوں کو تکلیف اور تاوان کی سزا بھگتنا پڑے گی۔

سورج، بادشاہ اور سلطان ہے۔ چاند، وزیر ہوگا (یعنی خواب میں ان عناصر کو دیکھنا مرتبے کو پہنچنے کی علامت ہے)

عضلۂ آدمی کی تعبیر

کسی آشنا شخص کو، یا اس کے ہم شکل یا اس کے ہم نام کو خواب میں دیکھا جائے تو اگر وہ نامعلوم ہو تو وہ دشمن ہوگا۔ سر دیکھنا سردار ہونا ہے۔ چہرہ علامت ہے آدمی کی آبرومندی کی۔ سر کے بال، اگر لمبے ہوں، تو یہ آدمیوں کے لیے غم کی علامت ہے۔ خوشبویات و عطریات دیکھنا اچھی تعریف کی علامت ہے۔ گردن (دیکھنا) امانت کی جگہ کی علامت ہے۔ اگر کوئی یہ دیکھے کہ اس کا سر کاٹ ڈالا گیا ہے تو وہ یا تو کسی غلام کو آزاد کرے گا یا پھر رئیس کو معزول کیا جائے گا۔ اگر کوئی یہ دیکھے کہ اس کی ڈاڑھی لمبی ہو گئی ہے تو یہ علامت ہے اس بات کی کہ یا تو اسے کوئی غم پہنچے گا یا وہ مقروض ہوگا۔

شنوائی اور بینائی آدمی کا دین ہے۔ آواز، آدمی کی ہیبت ہے۔ ماتھا اور ناک، اس (آدمی) کی حرمت ہے۔ زبان آدمی کی ترجمان ہے۔ دانت (دیکھنا) آدمی کا اپنے عزیزوں (کو دیکھنا)

ہے۔ اگر کوئی یہ دیکھے کہ اس کا ایک دانت زیادہ اُگ آیا ہے تو اس کے عزیزوں میں ایک فرزند کا اضافہ ہوگا۔

بازو بھائی یا بیٹے کی علامت ہے، اگر کوئی دیکھے کہ اس کا بازو کاٹ دیا گیا ہے تو یہ کسی بھائی یا دوست کے فوت ہونے کی علامت ہے۔ انگلیاں اس شخص (دیکھنے والے) کے بھتیجوں کی علامت ہیں سینہ، آدمی کا حکم ہے۔ پستان، درخت ہیں۔ شکم، مال ہے۔ جگر، خزانے کی علامت ہے۔ اگر کوئی شخص خود کو درخت سے لٹکا ہوا دیکھے تو یا تو سلطان کی طرف سے اسے کوئی بلند مرتبگی حاصل ہوگی یا پھر اس کے دین میں نقصان ہوگا۔ آدمی کا قدم، مال کی علامت ہے۔ اگر کوئی خواب میں اپنے لباس پر خون دیکھے تو یہ حرام مال پانے کی علامت ہے۔ جسم میں کسی قسم کے اضافے کا مطلب حرام مال ہے۔ دیوانگی اور جسم پر سفیدی دیکھنا ہاتھ لگنے والے مال کی علامت ہے۔

شادی کرنے کی تعبیر

اگر کوئی دیکھے کہ اس کی شادی ہوئی ہے تو اسے کوئی ولایت (ملک، شہر مراد حکومت حاصل ہوگی۔ اگر وہ دیکھے کہ وہ داماد (دولہا) ہے اور اس نے شادی کی ہے (یا رشتہ مانگا ہے) تو یہ ہلاکت کے خطرے کی علامت ہے۔ اگر کوئی مُردہ عورت سے شادی کرے (یعنی خواب میں) تو اسے کسی مُردے کا مال ملے گا۔

اگر کوئی (خواب میں) خود کو حاملہ ہوتے دیکھے تو اسے دنیا ملے گی۔ اگر وہ دیکھے کہ اس نے لڑکی جنی ہے تو اسے کچھ حاصل ہوگا۔ اگر وہ غلام ہو تو اسے غم پہنچے گا۔

اگر کوئی دیکھے کہ اس نے بیوی کو طلاق دی ہے تو اس کی معزولی ہوگی اور اگر وہ عورت کو دیکھے کہ اس کے سر پر تاج ہے تو وہ شوہر بنے گا۔ اگر بیوی کو ڈاڑھی کے ساتھ دیکھے، تو اگر اس کی کوئی اولاد نہیں ہے تو وہ عورت (بیوی) بانجھ رہے گی، اور اگر اولاد ہے تو اسے ولایت (حکومت) ملے گی۔

اگر مُردوں سے کوئی چیز حاصل ہو تو یہ اچھی علامت ہے۔ اور اگر مردہ کسی سے کچھ لے تو یہ خواب دیکھنے والے کے لیے بُرا ہے۔ اگر کوئی دیکھے کہ وہ مر گیا ہے اور اسے تابوت میں رکھ دیا گیا ہے تو اسے ولایت (حکومت) حاصل ہوگی۔ اگر کوئی یہ دیکھے کہ اسے زندہ درگور کر دیا گیا ہے تو وہ تنگی سے

دو چار ہوگا۔ اگر کوئی یہ دیکھے کہ وہ دوسرے مُردوں کے ساتھ مُردہ ہے تو اسے ایک طویل سفر درپیش ہوگا۔ اگر کسی کو خواب میں یہ نظر آئے کہ مُردہ اسے بلا رہا ہے تو وہ اس کے پاس پہنچ جائے گا (یعنی مر جائے گا)۔

زمین، بیوی (عورت) ہے یا دنیا۔ اگر کوئی یہ دیکھے کہ زمین کو لپیٹ دیا گیا ہے تو اس کا مطلب اس کی زندگی ختم ہونا ہے۔ اگر زلزلہ دیکھے تو یہ سلطان کی طرف سے لوگوں کو کوئی حادثہ پیش آنے کی علامت ہے۔ اگر دیکھے کہ سرائے (مکان، محل) کھود رہا ہے، تو اسے مال حاصل ہوگا۔ اگر اسے ویران و تباہ کر رہا ہے تو غمگین ہوگا۔ پہاڑ، مرد ہے۔ اگر کوئی دیکھے کہ وہ کسی پہاڑ پر کھڑا ہے تو اس نے کسی آدمی پر اعتماد کیا ہے۔

بارش، برکت کی علامت ہے اور جب اس میں کیچڑ اور سیلاب ہو تو یہ غم کی علامت ہے۔ سیلاب دشمن کی علامت ہے اور دریا، بادشاہ کی۔ اگر کوئی دریا سے پانی پیئے، تو وہ بہت سا مال حاصل کرے گا۔ اگر وہ دیکھے کہ وہ پانی کھینچ رہا یا کسی باغ کو پانی دے رہا ہے تو وہ اسی مقدار کے مطابق مال پائے گا یا بیوی (حاصل کرے گا)۔ اگر کوئی یہ دیکھے کہ اس کے گھر میں پانی کا چشمہ جاری ہو گیا ہے تو یہ اس کے لیے مصیبت میں گرفتار ہونے کی علامت ہے۔ گرمابہ (یعنی غسل کرنے کی جگہ۔ حمام) غم کی علامت ہے۔ اسی طرح برف اور اولے (خواب میں دیکھنا) غم اور عذاب کی علامت ہے۔

خواب میں شراب دیکھنا حرام مال کی نشانی ہے۔ اگر کوئی (خواب میں) شراب کی ندی دیکھے تو اسے کوئی مصیبت آئے گی۔ انسانی دودھ حبس اور تنگی کی نشانی ہے۔

درختوں اور نباتات کی تعبیر

خواب میں ہر طرح کے درخت (دیکھنا) آدمیوں کی علامت ہے۔ زیتون کا درخت برکت کی علامت ہے۔ انار کا درخت دیکھنا خواہ مرد دیکھے یا عورت، وہ غم سے دوچار ہوگا۔ زر اور باغ، عورت (بیوی) کی علامت ہے، اسی طرح گلزار دیکھنا بھی عورت (بیوی) کی علامت ہے۔ سیاہ انگور اپنے وقت پر غم و اندوہ کی علامت ہے اور بے موقع (یعنی جب اس کا موسم نہ ہو) دیکھنا بیماری اور خوں کی علامت۔ سفید انگور، مال کی نشانی ہے، اسی طرح سیاہ اور سفید منقیٰ بھی مال ہے۔ پیلے

رنگ کا ہر پھل بیماری کی علامت ہے۔ نیز زرد آلو اور امرود بھی بیماری کی علامت ہے اور کھٹا پھل غم کی نشانی ہے۔

تمام ریاحین (پھول) غم واندوہ کی علامت ہیں۔ کھیرا ککڑی، ترکاریاں اور شلغم غم واندوہ کی نشانی ہیں۔ لکڑی دین میں نفاق کی نشانی ہے۔ ایندھن چغل خور ہے۔ عصا ایک صاحب شرف آدمی کی علامت ہے۔ گھاس پھوس بہت زیادہ مال ہے (یعنی اس کی علامت ہے)، اگر کوئی دیکھے کہ وہ گھر (گھاس پھوس) لے گیا ہے۔ گیاہ (سبز گھاس) مال کی نشانی ہے۔ سوکھی اور کھجور روزی کی۔

سفید لباس دین کے جمال کی اور سرخ لباس عورتوں کی علامت ہے۔ پیلا لباس بیماری کی، سیاہ لباس مال اور سرداری کی، اونی لباس مال کی اور ریشمی اور اطلس کا بنا ہوا لباس سلطان کی علامت ہے۔ چادر، حشمت کی، کلاہ رئیس (سردار، سربراہ) کی اور عمامہ ولایت (حکومت) کی علامت ہے۔ رسی (خواب میں دیکھنا) سفر کی نشانی ہے۔ چٹائی، دنیا کی علامت ہے۔ فراش، عورت (بیوی) کی نشانی ہے۔ منبر، سلطان کی، پردے غم واندوہ کی، کرسی عورت کی اور جوتی سفر کی علامت ہے۔

(خواب میں) اسلحہ دیکھنا آدمی کے لیے دشمن کے مقابلے میں ڈھال کی علامت ہے۔ تیر چلانا باتوں یا خطوط کی علامت ہے۔ تلوار، فرزند ہے۔ اگر غمگین ہو تو بیٹا ہوگا۔ لوہا، سلطنت کی علامت ہے۔ چھری فرزند (اولاد) کی اور زرہ بکتر اور چھوٹا نیزہ آدمی کے لیے پناہ کی علامت ہے۔

(خواب میں) کمر دیکھنا پشتِ انسانی کی علامت ہے۔ (پشت بمعنی پناہ بھی ہے)۔ سونے اور چاندی کا پٹا اور گوہر ولایت (حکومت) کی علامت ہے۔ مروارید خدا کا کلام ہے۔ یاقوت، نیک عورت (بیوی) ہے۔ انگوٹھی سلطنت ہے اور ممکن ہے بیوی/عورت ہو (یعنی ان چیزوں کی علامت ہے)۔ سونے کی پازیب، حبس یا قید (کی علامت) ہے، چاندی کی ہو تو بہتر رہے گا۔ اگر خواب میں کسی کو زریں درہم نظر آئیں تو اگر اچھا ہوگا تو بات اچھی ہوگی اور اگر برا ہوگا تو بات بری ہوگی۔ دیگ اور چراغ گھر کے سرپرست ہیں۔ طوق، کفر کی (علامت) ہے اور ممکن ہے بخل کی ہو۔ آگ، جنگ ہے۔ اگر میدانِ جنگ نیچے (؟) ہو تو طاعون اور برسام (ایک بیماری) کی (علامت) ہے۔ اگر کوئی خود کو اڑتا دیکھے تو وہ سفر کرے گا۔

گھوڑے اور خچر کی تعبیر

سرکش گھوڑا (دیکھنا) ہوس اور خصومت (کی علامت) ہے۔ گھوڑی، جنگ ہے۔ گدھا نصیبہ

ہے۔ بعض کے نزدیک گھوڑا، سلطان ہے (یعنی سلطان بننے کی علامت ہے)، خچر، سفر ہے۔ اگر کوئی اپنے سواری کے گدھے کو مرتا دیکھے تو وہ شخص خود مر جائے گا۔ اگر کوئی (خواب میں) گدھا خریدے تو اسے مال ہاتھ لگے گا اور ان گنت اونٹ نظر آئیں تو سفر (کی علامت) ہے۔ اگر خواب میں کوئی دیکھے کہ اس نے بہت سے اونٹ خریدے ہیں تو اسے حکومت ملے گی۔ گائے بیل، مال ہے۔ گائے کا گوشت حاکم کا مال ہے۔ اگر بہت سی بھول گائیں دیکھے تو یہ بیماریوں کی علامت ہے۔ اگر کوئی خواب میں دیکھے کہ وہ گائے دوہ رہا ہے تو اگر وہ غریب ہے تو امیر بن جائے گا اور اگر امیر ہے تو اسے اور مال ملے گا۔

مینڈھا، سلطنت (کی علامت) ہے۔ قربانی (دیکھنا) گردن چھڑانا (یا چھوڑنا) ہے، اگر (خواب دیکھنے والا) غلام ہے تو آزاد ہوگا اور اگر خوف زدہ ہے تو امن میں ہو جائے گا۔ اگر کوئی دیکھے کہ وہ مینڈھے سے دشمنی کر رہا ہے تو یہ علامت ہوگی کسی بڑے آدمی سے دشمنی کرنے کی۔ بکرا بکری مالِ غنیمت ہے۔ ہاتھی دیکھنا، سلطنت پانے کی علامت ہے۔ اگر خواب میں ہاتھی کو مارے (تو یہ علامت ہوگی اس بات کی کہ وہ کسی) ایرانی یا غیر عرب پر سختی کرے گا۔ شیر، دشمن (کی علامت) ہے چیتا بھی یہی کچھ ہے۔ یوز (چیتے کی قسم کا ایک درندہ)، ببر اور کتا، کمزور دشمن کی علامت ہیں۔ بھیڑیا، جابر بادشاہ ہے۔ لومڑی، مقروض کی علامت ہے۔ کتیا، گھٹیا عورت (بیوی) ہے۔

مچھلی، مال اور غنیمت (مفت) کے مال کی علامت ہے۔ سانپ، چھپا ہوا دشمن ہے۔

طبیب، فقیہ کی (علامت) ہے۔ چوری مردانگی (کی علامت) ہے۔ موچی، میراث عطا کرنے والا ہے۔ زین ساز اور پالان بنانے والا، عورت (کی علامت) ہے۔ جانور بیچنے والا صاحب اطلاع ہے۔ قصاب (دیکھنا) ملک الموت (کی علامت) ہے۔ باورچی وغیرہ چور اور راہزن ہے صورت (مصور) ایک ایسا آدمی ہے جو خدا پر بہتان رکھتا ہے۔ ترکاری فروش، غم و اندوہ والا ہے (یعنی علامت ہے غم و اندوہ والے کی)۔ جوہری اور مروارید فروش عالم (کی علامت) ہے۔ کہنہ فروش (کباڑیا) غم سے نجات پایا ہے، جب کہ خریدار غم والم میں گرفتار ہوتا ہے۔ نور، ہدایت (کی علامت) ہے۔ تاریکی، گمراہی کی۔ ویران جگہ گمراہی ہے۔ بانسری، ڈھول اور رقص، مصیبت (کی علامت) ہے۔ شطرنج، کھوٹی بات ہے۔ نرد، ظلم و ستم ہے۔ جن زمانے کے زیرک لوگ ہیں۔ اگر کوئی شخص بدل

ں کوئی کمی دیکھے تو وہ دین میں کمی (کی علامت) ہوگی۔

رے خواب کے بارے میں

حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی اچھا خواب دیکھتا ہے تو یہ اللہ کی طرف سے اس پر کرم ہے جو س پر کسی وقت ہوگا، اور اگر بُرا خواب دیکھے تو یہ شیطان کا فعل ہے، اس صورت میں بائیں جانب تین رتبہ پھونک مارنی چاہیے تاکہ شیطان دور ہو جائے۔ علاوہ ازیں "قل اعوذ برب الفلق" اور قل اعوذ برب الناس" پڑھی جائیں۔ ایسا عمل کرنے سے ہر قسم کے نقصان سے بچاؤ ہوگا۔

کسی نادان اور جاہل کو خواب نہیں سنانا چاہیے۔ تاکہ اس موقع پر (نادانی کے باعث) اس کے منہ سے کوئی بُری بات نہ نکل جائے اور پھر وہ اس (بری بات) سے فال لے لی جائے۔ کوئی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور بولی: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میرے گھر کا ستون گر گیا ہے۔ حضور نے فرمایا، تیرا شوہر ہے؟ بولی: ہاں۔ ارشاد ہوا، کہاں ہے؟ عرض کی: سفر پہ گیا ہے۔ فرمایا: انشاء اللہ تیرا شوہر خیر و عافیت سے واپس آئے گا۔ چنانچہ وہ شخص چند روز کے بعد مال و اسباب کے ساتھ گھر پہنچ گیا۔ اسی خواب کی تعبیر کسی اور سے پوچھی گئی۔ اس نے جواب دیا کہ تیرا شوہر اس دنیا سے کوچ کر جائے گا۔ کسی شخص نے حضور اکرمؐ سے پوچھا: یارسول اللہ کیا اہلِ بہشت سوتے ہیں؟ ارشاد ہوا: نہیں۔ نیند، موت کی بہن ہے اور اہل بہشت کو موت نہیں ہے۔

گزرے ہوئے لوگوں کے خواب

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حضرت عمر کو خواب میں دیکھا ... فرمانے لگے: میں اب حساب سے فارغ ہوا ہوں۔ اگر خدائے بزرگ و برتر کریم نہ ہوتا تو اپنا معاملہ پُرخطر تھا۔

حکایت: عمر عبدالعزیزؒ کہتے ہیں: میں نے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ تشریف فرما دیکھا۔ اسی اثنا میں حضرت علیؓ اور حضرت معاویہؓ کو لایا گیا اور انھیں گھر میں داخل کر کے دروازہ بند کر دیا۔ لیکن جلد ہی حضرت علی باہر نکل آئے اور بولے: "قضی لی و رب الکعبۃ" (خدا کی قسم میرے لیے یہی فیصلہ ہوا ہے) مجھے بھی اس نے بخش دیا اور معاف کر دیا۔

حکایت : جعفر صیدلانی کہتے ہیں : میں نے خواب میں رسول (اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کو چند صوفیوں کے ساتھ تشریف فرما دیکھا۔ اسی اثنا میں آسمان سے دو فرشتے آفتابہ اور طشت لیے اُترے۔ حضورؐ اور ان درویشوں نے ہاتھ دھوئے۔ پھر وہ چیزیں میرے سامنے لائی گئیں تاکہ میں بھی ہاتھ دھولوں۔ ایک فرشتے نے کہا کہ : اسے پانی نہ دو کیوں کہ یہ ان لوگوں میں سے نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا : یا رسول اللہؐ آپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہے : جو کوئی کسی قوم (یا گروہ) سے محبت کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے (ان کے ساتھ ہے) اور میں ان لوگوں (درویشوں) سے محبت کرتا ہوں۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا : یہ ان میں سے ہے۔

کسی نے اوزاعی کو خواب میں دیکھا، اس نے ان سے پوچھا : کون سا عمل بہتر ہے؟ انھوں نے جواب دیا : میں نے علما کے درجے سے بڑھ کر کوئی عمل نہیں دیکھا۔ اس کے بعد غم زدہ لوگوں کا درجہ آتا ہے۔

حکایت : کسی نے خواب میں زبیدہ (خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی) کو دیکھا تو اس سے پوچھا : خدا تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ اس نے جواب دیا : اللہ نے مجھ پر رحمت فرمائی۔ پوچھا گیا : یہ رحمت اس مال کے بدلے میں تھی جو تو نے خرچ کیا؟ بولی : نہیں۔ اس مال کی اجرت تو اس کے مالکوں کو پہنچی۔ مجھے صرف نیّت کے طفیل بخشا گیا۔

کسی نے خواب میں جنید کو دیکھا اور ان سے پوچھا : خدا نے تمھارے ساتھ کیا سلوک کیا؟ انھوں نے جواب دیا : اس نے مجھ پر رحمت فرمائی۔ وہ تمام عبارات و اشارات برباد ہوگئے اور ان سے کچھ حاصل نہ ہوا، سوائے صبح کی دو رکعتوں کے (یعنی ان دو رکعتوں کے سبب بخشش ہوئی)۔

کسی نے خواب میں شبلی کو دیکھا اور ان سے پوچھا : خدا نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ انھوں نے جواب دیا : اس نے میرا سخت حساب لیا یہاں تک کہ میں ناامید ہوگیا، لیکن بعد میں مجھ پر رحمت فرمائی۔

کسی نے استاد سہل صعلوکی کو خواب میں دیکھا تو اُن سے پوچھا : خدا نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ انھوں نے جواب دیا : وہ تمام اوراد اور اقوال بے سود ٹھہرے، سوائے ان مسایل کے جوابوں کے جو لوگ پوچھا کرتے تھے۔

ربیع سلیمان کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں امام شافعی رضی اللہ عنہ کو دیکھا : میں نے ان سے پوچھا : خدا نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ انھوں نے جواب دیا : مجھے اس نے بہت بڑے شیشے کے ظرف پر بٹھایا اور تر موتی مجھ پر نچھاور کیے اور کثرت سے درود و سلام ...